Chapter 62 **سورة الجمعة**

A collective Namaz by the community comprising education about the steps taken to address problems, progress & prosperity etc according to Allah's orders & laws is led by the leader of community on the day of Jummah.

آیات 11

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾

1- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی جو کچھ ساری کائنات میں ہے وہ اللہ کے متعین کردہ مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل ہے۔ اور اس کا اقتدار و اختیار ہر قسم کے نقص اور سقم سے پاک ہے (قدوس) اور اُسے ہر شے پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے اور وہ حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (حکیم)۔

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲﴾

2- (جس طرح ساری کائنات میں اللہ کے قوانین کا نظام سرگرمِ عمل ہے تاکہ کائنات کا توازن وحسن قائم رہے اسی طرح انسانی زندگی کے توازن وحسن کو قائم رکھنے کے لئے مجموعۂ قوانین اور ضابطۂ احکام نازل کیے گئے۔ اس سلسلے کی آخری کڑی کے طور پر' 33/40) اُسی اللہ نے ایسے لوگوں میں سے جن کی طرف کتاب نازل نہیں کی گئی تھی، ایک رسول کو بھیجا۔ (یہ رسولؐ) ان کے سامنے آیات یعنی ان کے سامنے اللہ کے احکام و قوانین پیش کرتا ہے اور (ان کے مقاصد بیان کرتا ہے) تاکہ ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔ اور وہ انہیں اس ضابطۂ حیات کی تعلیم و تربیت دیتا ہے۔ اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدوں کے مطابق فیصلے کرنا (سکھاتا ہے)۔ اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ لوگ واضع طور پر گمراہی میں مبتلا تھے (جو اب زندگی کے صحیح راستے پر گامزن ہونے لگے ہیں)۔

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾

3- اور (یاد رکھو کہ اس رسولؐ کی رسالت صرف انہی لوگوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ان کی طرف بھی اسی طرح رسولؐ ہے) جو ان کے بعد آنے والے ہیں اور جو ان سے ابھی ملے نہیں (یعنی یہ رسول عالمگیر انسانیت کی طرف ہے اور موجودہ

اور آئیندہ تمام نسلوں کے لئے یہ رسول ہے، 6/19، 7/158، 21/107، 25/1، 34/28)۔ اور (یاد رکھو، اس حقیقت کی آگاہی) وہ اللہ دے رہا ہے جس کا ہر شے پر غلبہ وتسلط ہے اور جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

(نــــوٹ: آیات 3-62/2 آگاہی دیتی ہیں کہ محمدؐ آنے والے تمام زمانوں میں بھی آنے والے تمام انسانوں کے لئے بھی رسول ہیں یعنی محمدؐ آخری رسول ہیں اور آیت 33/40 کے مطابق وہ آخری نبی ہیں)۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

4-اور یہ (بھی یاد رکھو کہ) اللہ کی طرف سے یہ فضیلت اسے عطا ہوتی ہے جس کو وہ اِس کے لئے مناسب سمجھتا ہے۔ اور اللہ تو وہ ہے جس کی فضیلتیں وفراوانیاں عظمتوں سے لبریز ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤

5-(لیکن اللہ کی وحی جو عالمگیر انسانیت کے لئے رسولؐ کے ذریعے پہنچتی ہے، اس سے فائدہ صرف وہی اٹھا سکتے ہیں جو اسے سمجھ سوچ کر پڑھیں، ورنہ بنی اسرائیل نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی کچھ کیا تھا کہ ان کتابوں کو سر آنکھوں پر اٹھائے رکھا مگر ان کتابوں میں درج ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تھا۔ لہٰذا) جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کی (ذمہ داریوں) کا بوجھ نہ اٹھایا، ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لاد دی جائیں (اور وہ انہیں اٹھائے اٹھائے پھرتا رہے اور اسے کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ کس چیز کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے۔ چنانچہ کس قدر بُری حالت یا) مثال اس قوم کے لئے ہے (جس نے زبان سے تو اقرار کیا مگر عملی طور پر) اللہ کے احکام وقوانین کو جھٹلا دیا۔ اور اللہ تو ایسی قوم کو درست منزل کی جانب رہنمائی دیتا ہی نہیں جس نے ظلم کے راستے اختیار کر رکھے ہوں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥

6-(حالت تو بنی اسرائیل کی یہ تھی کہ اللہ کی کتاب سے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے اسے محض اٹھائے پھرتے تھے اور غرور یہ تھا کہ صرف وہی اللہ کے پیارے ہیں۔ لہٰذا) تم کہہ دو! کہ اے یہودیو! اگر تمہیں گھمنڈ ہے کہ دوسرے انسان کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم (واقعئی اپنے دعوے میں) سچے ہو (2/94,95,96)۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦

7- لیکن (تم دیکھو گے) کہ یہ کبھی بھی مرنے کی تمنا نہیں کریں گے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے (کہ یہ جانتے ہیں) کہ جو کچھ ان کے ہاتھوں نے (اعمال کر کے) آگے بھیجے ہوئے ہیں (ان کے نتائج انہیں بھگتنے پڑیں گے)۔ اور اللہ کو تو ایسے ظالموں کا مکمل علم ہوتا ہے (اس لئے اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨

8- ان سے یہ بھی کہہ دو کہ! حقیقت یہ ہے کہ وہ موت جس سے تم اس طرح بھاگ رہے ہو، وہ تو یقیناً تمہیں مل کر رہے گی اور پھر تمہیں (اللہ کی طرف ہی) لوٹنا ہوگا۔ وہ اللہ جو مخفی اور ظاہر سب کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو (اس کا نتیجہ کیا ہے)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩

9- (یاد رکھو! یہودیوں کی ایسی حالت اس لئے بھی ہوگئی کہ ان میں اجتماعیت اور مرکزیت ختم ہوگئی تھی۔ مگر) اے اہلِ ایمان! یعنی اے وہ لوگو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بےخوفی کی راہ اختیار کر لی ہے، (تو تم ایسا نہ کرنا، بلکہ) جب تمہیں جمعہ کے دن (نظامِ صلوٰۃ کے استحکام کی خاطر اجتماعیت کے اعادے کے لیے) نماز کی خاطر بلایا جائے تو اپنی خرید و فروخت (اور کام کاج) چھوڑ کر لپک کر آجایا کرو (تاکہ تم اپنے کانوں سے سن لو کہ) اللہ کے وہ احکام وقوانین و ہدایات کیا ہیں (جن کے لئے تمہیں بلایا گیا ہے، (ذکر اللہ)۔ اور اگر تم علم و بصیرت سے کام لو (تو جان جاؤ گے کہ جمعہ کی نماز کی اجتماعیت) تمہارے لئے کس قدر خوشگواری و سرفرازی عطا کرنے والی ہے۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠

10- پھر جب یہ اجتماعِ صلوٰۃ ختم ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور تم اللہ کی فضیلتیں و فراوانیاں تلاش کرو۔ اور اللہ کے احکام وقوانین کو تم ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھو (کیونکہ جمعہ کی نماز کا اجتماع اسی لئے کیا گیا تھا کہ ان احکام وقوانین کی یاد دہانی ہوتی رہے اور کہیں تم عملی طور پر انہیں پسِ پشت نہ ڈال دو۔ لہٰذا، اگر تم عمل کرو گے) تو پھر تم حقیقی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکو گے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝١١

11-اور (اسلام میں داخل ہونے والے ایسے لوگ جن کی تربیت ابھی پختہ نہیں ہوئی ان کی حالت یہ ہے کہ) جب وہ دیکھتے ہیں کہ کسی اچھے کاروبار کا (موقع مل گیا ہے) یا کوئی کھیل تماشہ (سامنے آ گیا ہے) تو (اے رسولؐ) تمہیں وہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ کر اس طرف اُٹھ دوڑتے ہیں۔ انہیں سمجھاؤ کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں زیادہ خوشگواری و سرفرازی عطا کرنے والا ہے۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو زندگی کی نشو ونما کا سامان سب سے بہتر طور پر دینے والا ہے۔